21577 ـ عاریت کے احکام

سوال

عاریت کا معنی کیا ہے اوراس کے کیا احکام ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

فقہاء رحمہم اللہ تعالی نے عاریت کی تعریف یہ کی ہے کہ :

کسی معین اورمباح چیز کا نفع لینا جس کا نفع لینا مباح ہو اورنفع حاصل کرنے کے بعد اصل چیز کومالک کوواپس کرنا ۔

تواس تعریف سے وہ چیز خارج ہوگی جس کا نفع حاصل کیا جائےتووہ ضائع ہوجائے مثلا کھانے پینے والی چیزیں ۔

عاریت کتاب وسنت اوراجماع کے ساتھ مشروع ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کافرمان ہے :

اور استعمال کرنے والی چیزوں سے روکتے ہیں الماعون (7)

یعنی وہ چیزیں جولوگ عام طور پرآپس میں لیتے دیتے ہیں ، تو اللہ تعالی نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جوضرورت کی چیزوں سے لوگوں کوروکتے اورعاریت نہیں دیتے ۔

جو علماء کرام عاریت کوواجب کہتے ہیں انہوں نے اسی مندرجہ بالا آیت سے استدلال کیا ہے اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی عنہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ اگر مالک غنی ہوتو اسے کوئ چیزعاریت دینے سے نہیں روکنا چاہیئے ۔

اورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے گھوڑا عاریتا لیا تھا اورصفوان بن امیہ سے درعیں عاریتا حاصل کی تھیں ۔

کسی محتاج اورضرورت مند کوکوئ چیز عاریتا دینے میں دینے والے کواجروثواب اورقرب حاصل ہوتا ہے ، اس لیے کہ یہ عمومی طور پر نیکی اوربھلائ کے کاموں میں تعاون ہے ۔

عاریت کے صحیح ہونے کے لیے چار شرطیں ہیں :

پہلی شرط :

عاریت دینے والے کی اہلیت : اس لیے کہ اعارہ میں تبرع کی قسم پائ جاتی ہے ، اس لیے بچے اورمجنون نہ ہی بے وقوف کی عاریت صحیح ہوگی ۔

دوسری شرط :

جسے عاریت دی جارہی ہے وہ بھی لینے کا اہل ہو ، تا کہ اس کا قبول کرنا صحیح ہو ۔

تیسری شرط :

عاریتا دی جارہی چیزکا نفع مباح ہونا چاہیے : تومسلمان غلام کافر کوعاریتا نہیں دیا جاسکتا ، اورنہ ہی محرم کا شکاروغیرہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کافرمان ہے :

اورتم برائ اوردشمنی کے کاموں میں تعاون نہ کرو ۔

چوتھی شرط :

کہ عاریتا دی گئی چیز سے نفع حاصل کرنے کے بعد اس کی اصل باقی رہنا ضروری ہے جس کے اوپر بیان کیا جا چکا ہے ۔

عاریت دینے والے کویہ حق حاصل ہے کہ وہ جب چاہے اپنی چیزواپس لے لے لیکن اگر اس چیز کے واپس لینے سے عاریتا لینے والے کوکوئ نقصان ہونے کا خدشہ ہو پھر نہیں ۔

جیسے کہ اگر کسی نے سامان اٹھانے کے لیے کشتی عاریتا لی تواسے اس وقت تک واپس نہیں لیا جاسکتا جب تک کہ وہ سمندرمیں ہے ، اوراسی طرح اگرکسی نے دیوار عاریتا حاصل کی تا کہ وہ اپنی چھت اس پر رکھ سکے توجب تک اس کے اوپر چھت کی لکڑیاں ہیں اس وقت تک اسے واپس نہیں لیا جاسکتا ۔

اسی طرح عایت لینے والے پر واجب ہے کہ وہ عاریۃ لی گئ چیز کی حفاظت بھی اپنے مال کی طرح ہی کرے تا کہ اس کے مالک تک صحیح سالم لوٹائ جاسکے ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یقینا اللہ تعالی تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کوان کے مالکوں کولوٹادو ۔

تویہ آیت امانت کے لوٹانے کے وجوب پر دلالت کرتی ہے اوراس میں عاریت بھی شامل ہے ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(آپ امانت کوامانت رکھنے والے کے پاس لوٹا دیں) ۔

تویہ نصوص انسان کے پاس امانت رکھی گئی چیز کی حفاظت اوراسےمالک کوصحیح سالم واپس کرنے کے وجوب پر دلالت کرتیں ہیں ، اوراس عمومی حکم میں عاریت بھی شامل ہوتی ہے ، اس لیے عاریت لینے والا اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اوروہ چیز اس سے مطلوب بھی ہے ، اوراس کے لیےتوصرف اس چیز سے نفع حاصل کرنا جائز ہے وہ بھی عرف عام کی حدود میں رہتے ہوئے ، تواس لیے وہ اسے ایسے استعمال نہیں کرسکتا کہ وہ چیز ہی ضائع ہوجائے اورنہ ہی اس کے یہ جائز ہے کہ وہ اس کا ایسا استعمال کرے جو صحیح نہ ہو اس لیے کہ اس کے مالک نے اس کی اجازت نہیں دی ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کافرمان ہے :

احسان کا بدلہ احسان ہی ہے ۔

اوراگر اسے جس کے لیے عاریتا حاصل کیا گیا تھا استعمال نہیں کرتا بلکہ کسی اورچیز میں استعمال کرتا ہے اوروہ چیز ضائع ہونے کی صورت میں اس کا ضامن ہوگا اوراس کا نقصان دینا واجب ہے ۔

اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جوکچھ ہاتھ نے لیا اسے واپس کرنا ہے) اسے پانچ نے روایت کیا اورامام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے ۔

تواس سے یہ دلیل ملتی ہے کہ انسان نے جوکچھ لیا ہے وہ اسے واپس کرنا ہے اس لیے کہ وہ دوسرے کی ملکیت ہے اس لیے وہ اس سے بری الذمہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے مالک یا اس کے قائم مقام تک نہیں پہنچ جاتی ۔

اگر عاریتا لی گئ چیز سے صحیح طریقے پر نفع حاصل کرتے ہوئے وہ چیز ضائع ہوجائے تو عاریتا لینے والے پرکوئ ضمان نہیں اس لیے کہ دینے والے اس استعمال کی اجازت دی تھی اورجوکچھ اجازت شدہ پر مرتب ہواس کی ضمانت نہیں ہوتی ۔

اوراگر عاریتا لی گئي جس کام کے لیے لی گئي تھی اس کے علاوہ کسی اوراستعمال میں ضائع ہوجائے تواس کی

ضمان میں علماء کرام کا اختلاف ہے :

کچھ کا کہنا ہے کہ : اس پر ضمان واجب ہے چاہے وہ اس نے زیادتی کی یا نہیں کی اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل قول کا عموم ہے :

(ہاتھ نے جوکچھ لیا ہے وہ اس کے ذمہ ہے حتی کہ وہ اسے واپس کردے) ۔

یہ بھی اس جیسا ہی ہےکہ اگرکوئ جانور مرجائے یا کپڑے جل جائیں ، یا جوچیز کی عاریتا لی گئي ہے وہ چوری ہوجائے ۔

کچھ علماء کا کہنا ہے کہ اگر وہ کوئ زیادتی نہیں کرتا تواس پر ضمان نہیں ہے ، اس لیے کہ زیادتی کے بغیراسے ذمہ کوئ ضمان نہیں ، شائد کہ یہی قول راجح ہے اس لیے کہ عاریتا لینے والے نے مالک کی اجازت سے اپنے قبضہ میں کیا ہے تووہ اس کے پاس امانت کی طرح ہی ہے ۔

مستعیر پرعاریتا لی گئي چیز کی حفاظت واجب ہے اسے چاہیے کہ وہ اس کا خیال رکھے اورجب اس کا کام ختم ہوجائے تواسے مالک کی طرف جلدی لوٹائے اوراس میں کسی قسم کی بھی سستی اورکاہلی سے کام نہ لے اورنہ ہی اسے ضائع ہونے دے اس لیے کہ وہ اس کے پاس امانت ہے اوراس کے مالک نے اس پر احسان کیا ہے ۔

اورپھراللہ تعالی کا بھی فرمان ہے :

اورکیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ کچھ اوربھی ہے ؟ .